عابد مسعود ڈوگر

مشرقی تی مور دوسرا اسرائیل

مشرقی ایشیا میں کئی جزیروں پر پھیلے ہوئے اسلامی ملک انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ سے پچیس سو کلومیٹر مشرق کی سمت میں واقع جزیرہ "تی مور" آج کل عالمی خبروں اور عالمی سازشوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ تیل کی دولت سے مالا مال یہ جزیرہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک مشرقی تی مور ہے۔ اس کا کل رقبہ ۱۴۶۱۵ مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی آبادی ۸ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ صدر مقام "ڈلی" ہے۔ اس کا اکثر حصہ پہاڑی ہے۔ صندل کی لکڑی، کافی، گندم، چاول اور........ ناریل یہاں کی اہم پیداوار ہیں۔

اس کی اکثریتی آبادی کیتھولک عیسائی ہے۔ یہ جزیرہ چار سو سال تک پرتگال کی نو آبادی رہا ہے۔ ویت نام جنگ کے زمانے میں پرتگال میں قدامت پسند حکومت کا زوال ہوا۔ اسی دوران موزمبیق، انگولا اور مشرقی تی مور میں بائیں بازو کی اشتراکیت سے متاثر پارٹیاں وجود میں آئیں۔ سترہ جون ۱۹۷۴ء کو انڈونیشیاء کے اس وقت کے وزیر خارجہ نے مشرقی تی مور کو پرتگالی استعمار سے نجات دلانے کے لیے امداد کی منظوری دی۔ پرتگالیوں کے یہاں سے نکلنے کے بعد یہ علاقہ کچھ وقت کے لیے خانہ جنگی کا شکار رہا۔ مگر بعد میں مسلم اکثریت کا یہ علاقہ ۱۹۷۶ء میں انڈونیشیا کی عملداری میں آ گیا۔ نو آبادیات کے دلدادہ مغربی گرگوں کی آنکھ میں یہ بات کانٹے کی طرح کھٹکنے لگی۔ اور اسی روز سے انہوں نے اس علاقے میں شورش بپا کرنے کی ٹھان لی۔ اور آہستہ آہستہ علیحدگی کا یہ پھوڑا انڈونیشیا کے لیے ایسا ناسور بن گیا جس نے آج مشرقی ایشیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ مشرقی تی مور تیل کی دولت سے مالا مال ہے اور آج کی اس مادی ترقی کے دور میں تیل کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ یہ عالمی کفریہ طاقتوں کے لیے ایسی سوغات ہے جسے دیکھ کر ہی ان کی رال ٹپکنے لگتی ہے۔ خوش قسمتی سے اسلامی ممالک اس دولت سے مالا مال ہیں۔ اہل کلیسا کو یہ احساسِ کمتری دیمک کی طرح چاٹے جا رہا ہے۔ انہوں نے پہلے اس "مائع سونا" کو قابو میں کرنے کے لیے اہل عرب پر اپنی سازشوں کا جال پھینکا، اور اب وہ انہیں اس جال میں پھانسنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور دولت کی فراوانی سے سستی نے عربوں کی طبیعت ثانیہ کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ مغرب کی گوری اور اس کے دیار کی چکا چوند روشنی نے عربوں کی آنکھیں ایسے چندھیا دی ہیں کہ اب انہیں اپنی حفاظت کے لیے یہود و نصاریٰ کو بلانا پڑتا ہے۔ خلیج کی جنگ کے بعد تو امریکہ اور یورپ کی فوجوں نے ارضِ حرمین شریفین میں بھی اپنے ناپاک پنجے اس بری طرح گاڑے ہیں کہ اب انہیں نکالنا بغیر ایک طویل اور زبردست لڑائی کے ممکن نظر نہیں آتا۔ عرب کے بعد دنیا میں جہاں جہاں تیل کے ذخائر ہیں مغربی انہیں سونگھتے ہوئے جھٹ سے پہنچ جاتے ہیں۔ مشرقی تی مور میں بھی اسی بدّی کی کشش انہیں یہاں کھینچ لائی۔ پرتگالیوں نے اپنے دور کے آخری دنوں میں مقامی آبادی پر بھیانک قسم کے

ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ ڈالے۔ بے شمار لوگوں کو زبردستی عیسائی بنا لیا گیا۔ اس ظلم و ستم کا سلسلہ تقریباً دس سال تک جاری رہا۔ ''مشرقی تی مور سے پرتگالی انخلاء کے بعد یہاں سب سے زیادہ پیش رفت عیسائیت کی ترویج میں ہوئی۔ اس علاقے میں نہ تو صنعتی ترقی ہو سکی اور نہ ہی اقتصادی، جس کی وجہ سے یہاں بڑی تعداد میں عوام معاشی پریشانیوں میں مبتلا رہے ہیں۔ انہی مالی ناہمواریوں سے فائدہ اٹھا کر عیسائی مشنریوں نے یہاں عیسائیت کے لئے زیادہ سے زیادہ راہ ہموار کرنا شروع کر دی۔ مشرقی تی مور اور انڈونیشیا کے دوسرے جزیروں میں عیسائی آبادی کا تناسب کبھی بھی اتنا زیادہ نہیں رہا۔ مگر گزشتہ دو دہائیوں سے عیسائی مشنریوں نے مالی فوائد کا لالچ دے کر مقامی لوگوں کو عیسائیت کی جانب راغب کرنا شروع کر دیا۔ اس وقت مسلمانوں کو نکال کر دوسری اقلیتوں کے مقابلے میں عیسائیوں کا تناسب مشرقی تی مور کے علاوہ ۵ ۴ ٪ اور مشرقی تی مور میں ۷ ۲ ٪ ہے۔ انڈونیشیا کے یہاں نظم و نسق سنبھالتے ہی کلیسا نے مغربی ممالک خاص طور پر آسٹریلیا، ویٹی کن سٹی اور امریکہ سے تعلقات استوار کر لیے تھے۔ مسلمانوں کی ۹۰ ٪ آبادی والے اس علاقے میں امریکہ اور برطانیہ سے تعلق رکھنے والی مشنری تنظیمیں تیزی سے سرمایہ صرف کر رہی ہیں''۔ (ہفت روزہ ''ندائے ملت'' ۱۶، ستمبر ۱۹۹۹ء) اور یہ سارا کام این۔ جی۔ اوز کے پردے میں ہو رہا ہے۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی یہود و نصاریٰ کی این۔ جی۔ اوز عالم کفر کے لیے نہ صرف جاسوسی کرتی ہیں بلکہ یہ مسلم علاقوں میں عیسائیت کی تبلیغ کا بھی فریضہ سرانجام دیتی ہیں۔ افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت نے جس طرح این۔ جی۔ اوز کو نکیل ڈالی ہے۔ وہ مسلم ممالک کے لیے مشعل راہ ہے۔ ستمبر ۱۹۹۹ء کو اقوام متحدہ کی زیرِ نگرانی کرائے گئے ریفرنڈم میں مشرقی تی مور کی عیسائی اکثریت نے مسلمان مملکت انڈونیشیا سے آزادی کے لیے حق رائے دہی استعمال کیا۔ ۶ ستمبر کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے ریفرنڈم کے نتائج کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مشرقی تی مور کے ۵ ۸ ۰ ۷ ٪ یعنی تین لاکھ چوالیس ہزار پانچ سو اسی دوٹروں نے آزادی کے حق میں جبکہ اکیس فیصد یعنی ۹۴۳۸۸ نے انڈونیشیا کے اندر رہتے ہوئے خود مختاری کے حق میں ووٹ دیا۔ ریفرنڈم کے بعد جزیرے میں خون آشام فسادات شروع ہو گئے۔ جن کو کنٹرول کرنے کے لئے انڈونیشی فوج کو مداخلت کرنا پڑی اور بات مارشل لاء تک پہنچ گئی۔ ان سطور کی تحریر تک اقوام متحدہ کی نام نہاد امن فوج جزیرے میں پہنچ چکی ہے۔ جس کے تمام دستے غیر مسلم ملکوں کی فوج پر مشتمل ہیں۔ اور اس نے بظاہر قیام امن کے لئے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ دنیا جانتی ہے کہ یہ امن فوج جہاں بھی گئی وہیں اس نے اپنے ایجنڈے پر سرفہرست امریکی مفادات کو رکھا ہے۔ اور جو گل اس نے اب تک متاثرہ ملکوں میں کھلائے ہیں۔ وہاں کی کئی نسلیں اس کا خمیازہ بھگتیں گی۔ مشرقی تی مور کی آزادی کی صورت میں انڈونیشیا۔ کی جزیروں میں پروئی ہوئی مالا کے موتی ایک ایک کر کے گرنا شروع ہو جائیں گے۔ مشرقی تی مور کے بعد ''اری این جایا'' اور ''آسے'' کفریہ طاقتوں کی آشیر باد پر آزادی کے لیے تیار کھڑے ہیں۔ عالمی کفریہ طاقتیں ایک ایک کر کے مسلمان ملکوں کے ٹکڑے کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ عراق، سوڈان کا جنوبی علاقہ چھوٹی عیسائی ریاستوں کے لیے تیار کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کے ارباب حل و عقد کو ان خطروں سے نمٹنے کے لئے صحیح سوچ اور اتحاد نصیب فرمائے۔ (آمین)